منقبت

تو ہے اللہ کے سب ولیوں کا سردار علیؑ
از زمیں تا بہ فلک ہے تیری سرکار علیؑ

تو اگر چاہے تو قطرے کو سمندر کر دے
جس پہ کر دے تو کرم اُس کو قلندر کر دے
عرشِ اعظم سے ہے اونچی تیری دستار علیؑ

ہر زمانے میں زمانوں کی مدد کرتا ہے
تو اکیلا ہی جہانوں کی مدد کرتا ہے
دوسرا کوئی نہیں تجھ سا مددگار علیؑ

بھیک لینے کو سخاوت بھی جہاں جاتی ہے
جس جگہ موت کو آتے ہوئے موت آتی ہے
سارے عالم میں ہے بس اِک تیرا دربار علیؑ

اُس نے جو کی ہے خطا اُس کی سزا پائے گا
لاکھ حاجی ہو وہ جنت میں نہیں جائے گا
جو وِلایت سے کرے گا تیری انکار علیؑ

تیرے دشمن کی زمانے میں عجب حالت ہے
بالیقیں شہرِ ثقیفہ سے لگی عادت ہے
کھا کے بھولے گا وہ صدقہ تیرا ہر بار علیؑ

چاند سورج کی ستاروں کی چمک میں تو ہے
شورِ تکبیر میں ماتم کی دھمک میں تو ہے
ہے ثناء خوان تیرا سارا یہ سنسار علیؑ

تو اگر چاہے تو مغرب سے بھی سورج اُبھرے
آسماں سے تیری چوکھٹ پہ ستارا اترے
تیرے ہی اِذن سے ہوتا ہے چمتکار علیؑ

کبھی درزی کبھی مفلس کوئی بن کر آیا
بھیک لے لے کے فرشتوں نے یہی بتلایا
گھر میں اللہ کے ہے تیرا پرَیوار علیؑ

سر جو مرحب کا اُڑا دشت میں کنکر کی طرح
خوف نے گھیر لیا اُن کو بھی عنتر کی طرح
شیخ صاحب نے جو دیکھی تیری تلوار علیؑ

جسم تو جسم ہے یہ روح کے ٹکڑے کر دے
منکروں اور مقصر سے جہنم بھر دے
تیری تلوار ہے اللہ کی تلوار علیؑ

دل کا جو حال ہو وہ چہروں پہ لے آتا ہے
راز نسلوں کا تیرے نعروں سے کُھل جاتا ہے
تیرا نعرہ ہے سبھی نعروں کا سردار علیؑ

ذات میں تیری نظر آتی ہے اللہ کی ذات
میں مقصر کی منافق کی نہیں کرتا بات
وہ تجھے مانے گا جو ہو گا سمجھدار علیؑ

مصطفیٰؐ نے جو کیا عرشِ معلیٰ کا سفر
رب سے ملنے کو گئے تھے شبِ معراج مگر
شبِ معراج ملے پردے کو اُس پار علیؑ

نوکری کرتے ہیں سب در کی تیرے حور و ملک
تیری جاگیر ہے یہ شمس و قمر ارض و فلک
ہے عجب شان تیری آسماں بَردار علیؑ

تیرے اندازِ عبادت نے یہ بولا مولاؑ
تیرے سجدوں نے حسیں راز یہ کھولا مولاؑ
تو ہے اللہ کا وہ ہے تیرا زوار علیؑ

تیرے دشمن کا جگر کاٹ دیا کرتا ہے
تیرے دشمن کو اجل بانٹ دیا کرتا ہے
تیز دھار ہوتا ہے جو اشترؔ دَمدار علیؑ

شاعرِ اہلِ بیتؑ: اشترؔ عباس جارچوی